فکرِ اقبال کی ترویج اور بزمِ اقبال

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن میو

Dr. Ata-ur-Rehman Meo

Associate Professor, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

گلزار احمد

Gulzar Ahmad

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Bazm-e-Iqbal is a renowned organization, founded in 1950s.Its main objective was to spread Iqbal's message.Its representative magazine'IQBAL' which was released in 1952,is playing a prominent role in the promotion of Iqbal's thought.This magazine publishes scholarly, literary, research, critical and biographical articles on all contemporary topics.Bazm e Iqbal has published 160 books so far on Iqbal's thought.Many eminent writers are associated with this organization.The organization is playing an important role in spreading the thought of Iqbal in the dimensions of the country.

اقبال کی شاعری ایسا گوھر ہے کہ جس کی تنویر سے ایک جہاں روشن ہے۔ کمزور قومیں اس کی لو سے اپنا تن من روشن کر کے انقلاب برپا کرتی ہیں۔ اہل ایمان افکار اقبال سے ضو پا کر اسلامی انقلاب کے داعی بن جاتے ہیں۔ ان کی حریتِ فکر مظلوموں کی آواز بن کر وقت کے فرعونوں کی نیندیں حرام کر دیتی ہے۔ انہیں اپنی زندگی کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے دل ودماغ پر آزادی کے یہ متوالے اس طرح چھا جاتے ہیں کہ وہ اپنی پرچھائیں تک سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ یہی سرفروش جب تسخیر کائنات کا عزم صمیم لے کر فضائے بسیط کی اور بڑھتے ہیں تو مہ و پروین بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ اس لیے اقبال نے مومن کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اسے منزل مقصود پر پہنچے کی نوید دی ہے:

فضا تیری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے

قدم اٹھا یہ مقام آسماں سے دور نہیں (۱)

آج کا مومن قدم اٹھانے کی بجائے قدم جمانے پر مصر ہے وہ اقبال کا شاہین بننے کی بجائے مغرب کی نقالی کرتے

ہوئے فخر محسوس کرتا ہے۔مغرب تو عرصہ دراز سے مشرقیت کے تار و پود بکھیر کر مغربی تہذیب کی جڑیں پختہ کرنے میں مصروف ہے۔مغربی تہذیب تو پہلے ہی حیا کا لبادہ تار تار کر چکی ہے۔اس تہذیب کے پروردہ افراد جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے زن و مرد کا امتیاز کھو چکے ہیں۔خود فروشی و ہوسنا کی و ہوس پرستی مغربی تہذیب کی دین ہیں۔ان عناصر کے فروغ کے لیے میڈیا کے تمام ذرائع رات دن ایک دوسرے پر بازی لے جانے میں مصروف ہیں۔اور کیبل کلچر نے نوجوان نسل کو بے راہ روی و گمراہی کی ایسی دلدل میں پھنسا دیا ہے، جس سے واپسی آسان نہیں یہ خود فراموشی و خود لذتی نوجوانوں کو اخلاقی طور پر دیوالیہ کر رہی ہے۔بقول شاعر:

حیات تازہ اپنے ساتھ لائی لذتیں کیا کیا
رقابت، خود فروشی، ناشکیبائی، ہوسنا کی(۲)

اس پر مستزاد یہ کہ ترقی پذیر قومیں تہذیب فرنگ کو ہی تمام سیاسی، معاشی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج سمجھتی ہیں اور اسی میں پناہ ڈھونڈتی ہیں۔حالانکہ ایسا کرنا اپنے آپ کو خود فریبی میں مبتلا کر دینے کے مترادف ہے، کہ اس راہ پر چلنے والے ایسے طوفانی گرداب میں پھنس جاتے ہیں جہاں سے واپسی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔اقبال اس لیے مسلمانوں کو مغربی تہذیب سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ان کے نزدیک نقالی سے زندگی بے روح ہو جاتی ہے اور غیروں کی تقلید سے بلند پایہ ملت پیدا نہیں ہو سکتی۔

طرفگی ہا در نہادِ کائنات
نیست از تقلید تقویم حیات(۳)

اسی لیے اقبال نے اپنی مشہور نظم ''جاوید کے نام'' میں نوجوانوں کو بڑا خوبصورت پیغام دیا ہے جس میں دوسروں کا دست نگر، اور احسان اٹھانے کی بجائے خود ہمتی و خود شناسی کا درس پنہاں ہے۔اقبال یوں گویا ہوتے ہیں:

اُٹھا نہ شیشہ گران فرنگ کے احساں
سفال ہند سے مینا و جام پیدا کر(۴)

اقبال بنیادی طور پر مبلغ تھے۔ان کی شخصیت کا یہی پہلو ان کے کلام میں نمایاں ہے۔یہ وہ پہلو ہے جو ان کی بلندی فکر، خلوص جذبات، جوش ایمان اور ان کے شعری اسلوب میں ہر جگہ جھلکتا ہے۔اقبال کی فکر نے ہر پیر و جواں کو متاثر کیا ہے۔مشرق ہو یا مغرب سبھی کلام اقبال سے استفادہ کر رہے ہیں۔اقبال کے لاکھوں قارئین افکار اقبال کے مطالعہ سے قلب و ذہن کی تطہیر کے عمل سے گزر رہے ہیں۔برصغیر پاک و ہند کی بیشتر انجمنیں افکار اقبال کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔اس بات سے قطع نظر کے اقبال نے انگریزی اثرات قبول کرتے ہوئے فارسی زبان کے آمیزے سے ایک نئے اسلوب کو پروان چڑھایا۔ان کا یہی اسلوب ان کی انفرادیت کی پہچان بنا۔گو اقبال عہد اور متاخرین میں بہت سے ذی شعور شعرائے کمال فن پیدا ہوئے، جنھوں نے اپنی اپنی لے میں شعر و ادب کی دنیا میں تہلکہ مچایا۔لیکن جو شہرت لا زوال اقبال کو ملی دوسرے اس کی گرد کو بھی نہ پا سکے۔یہ اقبال کی شاعری کا اعجاز ہے کہ فی زمانہ ان کے قارئین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور اقوام عالم کی بیشتر زبانوں میں (انگریزی، جرمنی، فرانسیسی، عربی، اطالوی، انڈونیشیائی) کلام اقبال کے تراجم ہو چکے ہیں۔جو وہاں کے لوگوں کو فکر اقبال سے روشناس کروا رہے ہیں۔

علامہ اقبال کی شاعری اور ان کے فکر انگیز خطبات کا ایک زمانہ معترف ہے۔اقبال کی شاعری اور بین الاقوامی فکر نے ان کی زندگی میں ہی شہرت حاصل کر لی تھی۔۱۹۱۵ء میں اسرار خودی کے کیے گئے نکلسن کے تراجم نے فکر اقبال کو یورپ میں ترویج کے لیے کلیدی کردار ادا کیا۔اقبال کی شاعری کے عربی، جرمنی، لاطینی اور دیگر زبانوں میں تراجم ہوئے جن کی بدولت بین الاقوامی سطح پر فکر اقبال کو مہمیز ملی۔تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں فکر اقبال کی ترویج و ترقی کے لیے باقاعدہ ادارے قائم ہوئے انہیں میں ایک ادارہ ''بزمِ اقبال'' ہے جو مارچ ۱۹۵۰ء میں معرضِ وجود میں آیا جس کا پہلا اجلاس ۲۵ مئی ۱۹۵۰ء کو عزت مآب شیخ نسیم حسن مشیر تعلیم و بحالیات حکومت پنجاب کی صدارت میں ہوا جس میں ''بزمِ اقبال'' کے اغراض ومقاصد اور قواعد وضوابط طے کیے گئے۔جس کے مطابق یہ طے پایا کہ بزم اقبال ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے کام کرے گی۔وہ اپنا بجٹ خود بنائے گی اور اپنے مقاصد وفرائض کی تکمیل کے لیے تمام مالی و انتظامی اختیارات کو بروئے کار لائے گی یہ طے کیا گیا کہ اردو اور انگریزی زبانوں میں سہ ماہی مجلّہ بھی جاری کیا جائے، جو فکر اقبال اور اقبال شناسی میں فعال کردار ادا کرے۔

اکتوبر ۱۹۵۲ء سے بزم اقبال کے مقاصد کی آبیاری کے لیے ''مجلّہ اقبال'' اردو، انگریزی زبان میں جاری ہوا۔''مجلّہ اقبال'' اردو میں فکر اقبال اور اقبال شناسی کے مضامین اشاعت کا حصہ بنے۔اسی کے ساتھ دیگر علمی و ادبی موضوعات پر اہم مضامین بھی ''مجلّہ اقبال'' کا لازمہ قرار پائے۔۱۹۵۲ء سے لے کر ''مجلّہ اقبال'' نے عام شماروں کے ساتھ ساتھ بہت سے خصوصی نمبرز بھی شائع کیے۔جن میں درج ذیل خصوصی شمارے شامل ہیں:

اکتوبر	۱۹۷۷ء	خاص نمبر
جولائی، اکتوبر	۱۹۸۳ء	اقبال نمبر
جولائی، اکتوبر	۱۹۸۴ء	آزادی نمبر
جولائی	۱۹۸۸ء	اقبال نمبر
اپریل، جولائی	۱۹۹۲ء	ادبیات اردو نمبر
جنوری، اپریل، جولائی	۲۰۰۰ء	گولڈن جوبلی نمبر
جولائی، اکتوبر	۲۰۰۱ء	قائداعظم نمبر
جنوری تا اپریل	۲۰۰۲ء	اقبال نمبر
جولائی، اکتوبر	۲۰۰۲ء	پچاس سالہ نمبر
اکتوبر تا جنوری	۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۸ء	ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نمبر
اپریل تا دسمبر	۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۵	جاوید اقبال نمبر

علاوہ ازیں ''بزمِ اقبال'' نے آغاز سے لے کر تا حال قریباً ایک صد ساٹھ کتب بھی شائع کی ہیں۔جو اقبالیاتی فکر کی تفہیم میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔اہم کتب میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔شروحِ کلام اقبال	اختر النساء
۲۔اقبال کا شعری نظام	پروفیسر اسلم ضیاء
۳۔تفہیم بال جبریل	پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

۴۔اقبال کا پیام نژادنو کے نام ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
۵۔فکر اقبال ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
۶۔اقبال اور قرآن پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان
۷۔علامہ اقبال کا تصور ریاست ڈاکٹر وحید قریشی

بزم اقبال نے فکر اقبال کی ترویج کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں، علم وادب کی دنیا میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔اب تو محققین نے ''بزم اقبال'' کی خدمات پر کئی تحقیقی مقالیلکھ کر ایم فل اردو کی سند فضیلت بھی حاصل کر لی ہے، جن کی کچھ تفصیل یہ ہے:

۱۔بزم اقبال-ایک تعارف مقالہ۔ایم اے اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور
۲۔اشاریہ سہ ماہی مجلّہ اقبال آغاز تا جنوری ۱۹۹۲ء مرتبہ: اختر النساء
۳۔اشاریہ سہ ماہی مجلّہ اقبال (اپریل ۱۹۹۲ء تا اپریل ۲۰۰۷ء) مرتبہ: محمد نعیم بزمی
۴۔تاریخ بزم اقبال (۱۹۵۰ء تا ۲۰۰۰ء) موئف: ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
۵۔مجلّہ اقبال کا توضیحی اشاریہ (۲۰۰۲ء تا ۲۰۱۲ء) غیر مطبوعہ مقالہ: ایم فل مرزا خلیل بیگ
۶۔بزم اقبال کی علمی وادب خدمات گلزار احمد (غیر مطبوعہ مقالہ ۲۰۱۸ء)

بزم اقبال قیام پاکستان کی تین برس بعد معرض وجود میں آیا حضرت علامہ اقبال کے افکار وفرمودات کی نشر واشاعت کے لیے اولین ادارہ تھا جس کی تاسیس وتعمیر میں جن شخصیات نے حصہ لیا، ان میں سے کچھ ہماری قومی تاریخ اور تحریک آزادی کے نمایاں کردار ہیں۔انہیں کی کاوشوں سے بزم اقبال کا ترجمان رسالہ ''اقبال'' اقبالیاتی فکر کا نصیب بنا۔جس نے اقبال کے ذہن کے نہاں خانوں میں سے آبدار موتی تلاش کر کے علم وادب کے متلاشیوں کی فکر کو جلا بخشی۔مجلّہ اقبال، اقبالیاتی فکر وادب کے حوالے سے دیگر رسائل وجرائد میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ملکی اور غیر ملکی نامور ادیبوں نے اپنے گراں قدر مقالات لکھ کر اس کی وقعت کو دوچند کر دیا ہے۔اس کا ناقدانہ اور محققانہ اسلوب ادبی کشش رکھتا ہے۔اس کی زبان سادہ، قابل فہم، سنجیدہ ودلچسپ ہے۔موضوعات کی رنگارنگی اور تنوع کے ساتھ ساتھ اس کی تحریروں کا معیار بلند ہے۔مضامین کی اشاعت سے پہلے مسودات کا جائزہ ماہرین علم وادب کی ایک کمیٹی سے کروایا جاتا ہے۔کمیٹی کی سفارشات پر یہ تحریریں مجلّہ ''اقبال'' میں شائع ہوتی ہیں جو اس کے معیار کا بین ثبوت ہے۔ڈاکٹر اختر النساء لکھتی ہیں:

> ''بزم اقبال کا ترجمان مجلّہ ''اقبال'' ایک ممتاز اور فکر انگیز علمی وادبی مجلّہ ہے۔اس کا اجرا ۱۹۵۲ء میں ہوا۔یہ مجلّہ علامہ اقبال کی زندگی، ان کے کلام اور فکر وفلسفے ترویج وتفہیم میں اہم کردار کا حامل ہے۔اس کا بنیادی مقصد علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر وفن کا مطالعہ ہے۔''(۵)

یہ رسالہ عصر حاضر کے تمام اہم موضوعات پر علمی، ادبی تحقیقی تنقیدی سوانحی مضامین شائع کرتا ہے۔یہ مضامین علامہ محمد اقبال کی زندگی کے مختلف زاویے، کلام کے منفرد موضوعات ونظریات، اسلوب، اقبال شناسی اور اقبال شناسوں کی شخصیات و خیالات کا مرقع اور عکاس ہوتے ہیں ''بزم اقبال'' نے فکر اقبال کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار بخوبی نبھانا ہے۔اقبال کی فکر میں جو آفاقیت ہے، انسانیت کا درد ہے، ملت اسلامیہ کی ترقی وسربلندی کا جو راز پنہاں ہے ملک کے طول وعرض میں اقبال فکر کو

پہنچانا مجلّہ ''اقبال'' کا اہم کارنامہ ہے۔

''بزم اقبال'' کی اشاعتی فہرست کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس نے اب تک ۱۶۰ سے زائد کتابیں اقبالیاتی فکر وادب کے حوالے سے شائع کی ہیں ہر کتاب فکر اقبال کی ایک نئی جہت کو سامنے لاتی ہے جو اس بات کا مسلمہ ثبوت ہے کہ اقبال کسی ایک مخصوص خطے، علاقے، ملک، نسل گروہ یا ذات برادری کے شاعر نہ تھے بلکہ ان کی شاعری، تعلیمات، فلسفہ خطبات خواہ وہ اردو میں ہوں، فارسی میں ہوں یا انگریزی میں، بین الاقوامی سوچ اور بھلائی پر مبنی ہیں۔ اقبال کی شاعری مایوسیت اور ابہام کی بجائے رجائیت سے عبارت ہے۔ اقبال کے تخیل کی بلندی پرواز ی ہمیں ماضی وحال کا آئینہ دکھاتی ہے۔ اقبال بڑی جرات رندانہ کے ساتھ مشاہدہ حق کی گفتگو کرتا ہے۔ اقبال کا جذبہ مستانہ اسلامی تعلیمات سے متصف ہے۔ وہ عقل ودانش کی کارفرمائیوں سے بے نیاز ہو کر جرعۂ عرفان مانگتا ہے۔ وہ تہذیب وعلوم جدیدہ کے مضمرات سے ناخوش ہے۔ مصوری اور موسیقی اس کے نزدیک فنون لطیفۂ غلامانہ ہے۔ اس میں موت ہے زندگی نہیں۔ وہ ضمیر مسلم میں چراغ آرزو روشن کرنا چاہتا ہے۔ انداز ملاحظہ ہو:

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کردے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کردے(۶)

آج اقبال ہم میں نہیں، لیکن ان کی شاعری، ان کی فکر، ان کی آرزوئیں آج بھی ہمارے لیے تحریک کا باعث ہیں۔ ان کی فکر بین الاقوامی سطح پر اپنی اہمیت منوا چکی ہے۔ اب لوگ اقبال کی شاعری اور فکر کو اپنا کر استحصالی قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ اقبال کی تعلیمات نے قرآن وسنت کے چشمے سے نمو پائی ہے۔ اسی لیے مسلم یا غیر مسلم سبھی اقبال کی شاعری اور ان کے فکری اثاثے سے اپنی تشنگی دور کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ اقبال، بالِ جبریل، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اُردو، لاہور: علم وعرفان پبلشرز، ۲۰۰۵ء، ص:۳۴

۲۔ اقبال، بانگِ درا، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اُردو ص:۲۲۵

۳۔ اقبال، جاوید نامہ (فارسی)، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۸۲ء، ص:۷۲

۴۔ اقبال، بالِ جبریل، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اُردو، ص:۴۳۹

۵۔ اختر النسا، ڈاکٹر، اشاریہ مجلّہ اقبال، آغاز تا ۱۹۹۲ء، لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۹۴ء، ص:۸

۶۔ مجلّہ اقبال، شمارہ جنوری۔ مارچ ۲۰۰۲ء، لاہور: بزمِ اقبال، ص:۱۷

☆......☆......☆